بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

خطبہ نمبر ۱۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۲ صفر ۱۳۸۹ھ | ۳۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش | ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء | نمبر ۹۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز اصل میں ربّ العزّۃ کے حضور ایک دعا ہے

اس دعا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے

نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہیں سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ میرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو لذت پیدا کر دیگی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ و صفحہ ۳۲۲)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۹ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

-• ربوہ ۲۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گلے میں خراش اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-• ربوہ ۲۹ شہادت۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ گزشتہ رات کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• چنیوٹ — مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ کے والد محترم شیخ محمد صدیق صاحب ڈھاکہ میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل احباب کا انتخاب بطور اعزاز اضلاع تا ۳۱ مئی منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں

۱۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی ضلع تھرپارکر

۲۔ خواجہ محمد امین صاحب ضلع سیالکوٹ

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

ضروری درخواست دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

عزیزم چوہدری زبیر احمد صاحب ابن مکرم محترم چوہدری نبی احمد صاحب مالک ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی نے فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ کی تعمیر کے لئے مبلغ بیس ہزار روپے عطیہ بھجوایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ عزیزم زبیر احمد صاحب کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی حسنات سے نوازے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیار کا قرب حاصل کرے

خدا تعالیٰ کے محض قریب ہونے کا جلوہ فطرت انسانی کو مطمئن نہیں کر سکتا وہ تو خدائے قریب و مجیب کے زندہ جلوے دیکھنا چاہتی ہے۔

اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کریں اور کثرت کے ساتھ توبہ استغفار سے کام لیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ ماہ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

فَاسْتَغْفِرُوْهُ وَتُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ

اس کے بعد فرمایا:۔

قرآن مجید سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا قرب تین قسم کا ہے

ایک قرب عام ہے اور اس قرب کو پانے والے ہر قسم کے درخت جانور اور ہر قسم کی مخلوقات (جس میں انسان بھی شامل ہے) اس قرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات میں فرمایا ہے کہ وہ اپنی قدرت اور علم سے ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ ہر چیز کو جانتا ہے، ہر چیز سے باخبر ہے، درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا کہ وہ اس کے علم اور منشاء کے مطابق نہ ہو اور جو دانے انسان کی نظر سے زمین سے اوجھل ہو جاتے ہیں ان پر بھی اس کی نگاہ ہوتی ہے، کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ انسان کو اس نے کہا کہ میں تمہارے اندرونی راز اور گہرے خیالات سے بھی واقف ہوں۔ قرآن کریم کی بیسیوں آیات اللہ تعالیٰ کے اس قرب عام کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ کیونکہ قرب کے بغیر اس قسم کا علم تصور میں نہیں آسکتا۔ اس قرب کو ہم قرب خالقیت وقیومیت وربوبیت بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ کسی چیز کے سب سے قریب وہی ہستی ہوتی ہے جو اسے بنائے اور پیدا کرے۔ پس جس ہستی کے دست قدرت سے مخلوق معرض وجود میں آئی اور جس نے اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کو وہ خواص عطا کئے جو اس نے عطا کئے۔ وہی اس مخلوق کو اور اس کے خواص کو بہتر طور پر جانتی ہے اور اس کے قریب تر ہے۔ جس نے پیدا کیا وہی اپنی پیدا کردہ چیز کو جانتا ہے۔ یہ بات کہ کسی غیر کو اس خالق کی مخلوق کے متعلق پورا علم ہو یہ ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے دنیا کا کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ انسان نے سائنس کے ذریعہ بہت سے علوم حاصل کئے ہیں۔ اور سب عقلمند سائنسدان اس بات پر متفق ہیں کہ ابھی وہ علوم کے سمندر کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ غرض پیدا کرنے والے نے جو خواص کسی چیز میں رکھے ہیں اس کا کچھ علم انسان اس پیدا کرنے والے کی دی ہوئی طاقتوں سے حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن اس کا حقیقی علم، اس کے متعلق پوری اطلاع اور اس کے خواص کی حقیقت کو وہ نہیں پا سکتا۔

غرض خلق یعنی پیدائش کا ایک قرب ہے

ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت سے نکلی ہے

اور یہ ایک قرب ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہر حیات ہر چیز اور اس کے خواص کی بقا اسی کے سہارے کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہر آن اور ہر وقت ہر شے کے خواص کو سہارا دیئے ہوئے ہے اور اسی کی وجہ سے وہ قائم ہے۔ جب یہ قرب بعد میں بدل جائے اور اس کا سہارا نہ رہے۔ یعنی جس چیز سے وہ اپنے سہارے کو کھینچ لے اس پر فنا آجاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے صرف خلق ہی نہیں کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو بعض صفات اور خواص ہی عطا نہیں کئے۔ بلکہ اس نے قانون ارتقا بھی جاری کیا اور ہر ایک کو اپنے سہارے کے ذریعہ اس کے کمال تک پہنچانا چاہا ہے۔ غرض خلق کی وجہ سے اور قیومیت کے نتیجہ میں ہر آن ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سہارے کی محتاج ہے اور اس کی ربوبیت کے بغیر کوئی شے ترقی نہیں کر سکتی اور اپنے دائرہ کے اندر کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ یہ تین صفات (خالقیت قیومیت اور ربوبیت) جلوہ گر ہو کر

قرب عام کا نظارہ

پیش کرتی ہیں۔ ہر چیز بوجہ مخلوق ہونے کے اور خدا تعالیٰ کے سہارے اور ربوبیت کے محتاج ہونے کی وجہ سے اس کے قریب ہے کیونکہ خالق قیوم اور رب ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب آتا ہے تا ہر شے کی پیدائش کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو۔

اس قرب عام میں انسان اور غیر انسان سب برابر ہیں۔ اس قرب کے لحاظ سے جس طرح انسان اللہ تعالےٰ کا مقرب ہے یعنی اللہ تعالےٰ اس کے قریب ہے اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے اسی طرح ایک بیل، ایک درخت اور ایک پتھر بھی خدا تعالےٰ کا قرب رکھتا ہے کیونکہ بُعد ہلاکت ہے، بُعد فنا ہے۔ غرض ہر وہ چیز جو ہلاک شدہ نہیں اور فنا کا طوفان اس پر نہیں چلا وہ بتا رہی ہے کہ خدا تعالےٰ کا قرب عام اُسے حاصل ہے۔ اس میں جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے انسان اور غیر انسان میں کوئی فرق نہیں لیکن انسانی فطرت اللہ تعالےٰ نے کچھ ایسی بنائی ہے کہ وہ صرف اس قسم کے قرب سے تسلّی نہیں پاتی بلکہ وہ قربِ خاص کی خواہش رکھتی اور اس کی متلاشی ہے لیکن اس قرب تک پہنچنے میں ایک اور قرب بھی بیچ میں آجاتا ہے۔ اور یہ دوسری قسم قرب کی اور پھر تیسری قسم قرب کی صرف انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

دوسری قسم قرب کی جس کا ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ کے قہر کا قرب ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کا بندہ بنے اور اس کا مقرب بن جائے۔ وہ اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کرکے اور اس سے طاقت پاکر اپنی استعدادوں کو اس کی راہ میں اس طرح ترقی دے اور اپنے خواص کو اس کے نُور سے کچھ اس طرح اُجاگر کرے کہ وہ قرب (بندگی کا قرب) اُسے حاصل ہو جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اُسے پیدا کیا ہے لیکن بعض انسان اس سے دُور بھاگتے ہیں۔ اور جب ایسے انسان اپنے رب سے دُور جاتے ہیں تو اللہ تعالےٰ اُن کا پیچھا کرتا ہے اور اپنے قہر کے قرب سے ان کو واپس لاتا ہے جس طرح کسی زمانہ میں بھاگنے والے غلام پر کوڑے برسائے جاتے تھے اسی طرح اللہ تعالےٰ کے غضب کا کوڑا ایسے لوگوں پر پڑتا ہے، اور ان کی واپسی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی قرب کی قسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے

وَاللّٰہُ مُحِیْطٌ بِالْکٰفِرِیْنَ

کہ وہ ان لوگوں کو جو اس کے مُنکر ہیں اور اس کی ذات اور صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے اس سے دُوری کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں اپنے غضب کا نشانہ بنانے کے لئے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ ان پر اپنا غضب نازل کرتا ہے اور اس طرح انہیں پھر واپس لے آتا ہے۔

یہ دوسری قسم قرب کی گو صرف انسان سے تعلق رکھتی ہے لیکن ایک ایسے بدبخت انسان سے تعلق رکھتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تو اپنی رحمت میں زندگی گزارنے کے لئے پیدا کیا تھا لیکن وہ ناشکری اور ناقدری کرتے ہوئے جاہلانہ راہوں کو اختیار کرتا اور بُعد اور دُوری کے راستوں پر چل پڑتا ہے۔ پس گو یہ قرب صرف انسان سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس قرب کی وجہ سے نہ کوئی انسان خوش ہو سکتا ہے اور نہ اس کے لئے یہ کوئی فخر کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ اس لئے اس کے قریب آیا کہ اس کے غضب کا کوڑا اس پر برسے۔ لیکن یہ قرب ضروری تھا کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ کی ناراضگی ظاہر نہ ہوتی تو انسان کو یہ علم نہ ہو سکتا کہ کن باتوں کی وجہ سے خدا تعالےٰ ناراض ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان اس کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

تیسری قسم کا قرب رحمت کا قرب ہے

جب اللہ تعالےٰ انسان سے پیار کرنے کے لئے اس کے قریب آجاتا ہے اور اُسے اپنا دوست بنا لیتا ہے، اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اس کے لئے دُنیا میں انقلاباتِ عظیمہ پیدا کرتا ہے جو دُنیا کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرکے انہیں غلاموں کی طرح دوڑاتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ اس قرب کے مختلف مدارج ہیں۔ اور اس کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ اس قسم کا قرب پانے والے انسان پر صرف اللہ تعالےٰ کے قریب ہونے کے جلوے ہی ظاہر نہیں ہوتے بلکہ اس پر اس کے مُجیب ہونے کے جلوے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ پس یہ قرب اللہ تعالےٰ کی رحمت کا قرب ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی قریب اور مُجیب صفات کے جلووں کا قرب ہے یعنی اللہ تعالےٰ انسان کے قریب بھی ہوتا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ مَیں مُجیب ہوں۔

مَیں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ دُنیا کی ہر شئے کے قریب ہے لیکن انسان کے علاوہ جو مخلوق ہے جو ذی شعور نہیں ان کو یہ علم نہیں کہ ان کے اندر خدا تعالےٰ کا نُور بھی جلوہ گر ہے اُس کا حُسن بھی جلوہ گر ہے، اُس کی ربوبیت بھی جلوہ گر ہے، اس کی خالقیت بھی جلوہ گر ہے، اس کی قیومیت بھی جلوہ گر ہے، اللہ تعالےٰ ان کے قریب تو ہے لیکن ان پر اللہ تعالےٰ کی صفت مُجیب کا جلوہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اس کام کے لئے بنے ہی نہیں۔ دوسری قسم کا قرب بھی گو انسان سے مخصوص ہے لیکن اس میں اللہ تعالےٰ اپنے قرب کے جلوے تو ظاہر کرتا ہے مگر پیار سے اپنے مُجیب ہونے کے جلوے ظاہر نہیں کرتا ہاں وہ قہر اور غضب کے جلوے ظاہر کرتا ہے۔ تیسری قسم کا قرب پیار کا قرب ہے۔ اسی کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایک ایسا گروہ تھے جنہوں نے انتہائی تکالیف برداشت کیں لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رب کا ساتھ نہیں چھوڑا اس لئے کہ ان لوگوں پر اس رب کے جلوے ظاہر ہو چکے تھے جو "قَرِیْبٌ" بھی ہے اور "مُجِیْبٌ" بھی ہے۔ وہ اپنی زندگیوں میں

زندہ خدا کی زندہ تجلّی

مشاہدہ کرتے تھے اور اس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی ذاتی محبت پیدا ہو گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کو اگر پیسا جائے اور پھر ان کو نچوڑا جائے تو جو شربت اور نچوڑ نکلے گا وہ اللہ تعالےٰ کی محبت ہو گی۔ یہ لوگ ہر قسم کے مصائب میں سے گزرتے تھے لیکن خدا تعالےٰ سے ان کا تعلق پختہ رہتا تھا اور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے وہ اِدھر اُدھر نہیں ہوتے تھے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے قریب اور مُجیب ہونے کے جلوے دیکھے تھے۔ اس کے بغیر کوئی قوم اس قسم کی قربانیاں پیش نہیں کر سکتی جو صحابہؓ نے پیش کیں۔ اس کے بغیر انسان کی فطرت اس قسم کی تسلّی نہیں پکڑ سکتی کہ ایک لگن ہے۔ ایک جوش ہے۔ ایک آگ ہے جو دل میں بھڑک رہی ہے کہ میرا رب مجھ سے خوش ہو جائے۔ اس سے میرا تعلق قائم ہو جائے۔ اس قسم کا قرب حاصل نہ کرنے والے انسان اللہ تعالےٰ کے قریب ہونے کے جلوے تو دیکھ لیتے ہیں کیونکہ وہ ذی شعور ہیں اور روحانیت رکھتے ہیں لیکن وہ اسی قسم کے جلوے ہیں جو ایک درخت پر بھی ظاہر ہوتے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ درخت ذی شعور نہیں اور اسے ان کا احساس نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالےٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے بھی دیکھتے ہیں جب وہ اس کے قہر کا قرب کسی اور قوم یا گروہ پر نازل ہوتے دیکھتے ہیں لیکن انہیں یہ علم کیونکر حاصل ہو کہ ان کا رب ان سے خوش ہو گیا ہے

اس بات کا تو تبھی پتہ لگ سکتا ہے جب قربِ رحمت خدا تعالےٰ کے قریب اور مُجیب ہونے کے جلوے دکھائے۔ غرض صرف خدا تعالےٰ کے قریب ہونے کا جلوہ فطرتِ انسانی کو تسلّی نہیں دے سکتا اسی لئے انبیاء علیہم السلام اور ان کی باوفا جماعتوں نے اپنے اپنے زمانہ اور استعداد کے مطابق خدائے قریب ہی کے جلوے نہیں دیکھے تھے بلکہ

خدائے مُجیب کے جلوے

بھی دیکھے تھے۔ اور ان کا اپنے پیدا کرنے والے سے ایک زندہ تعلق پیدا ہو گیا تھا اس کے بغیر وہ قربانیاں دے ہی نہیں سکتے تھے۔ اس کے بغیر وہ مقصد حاصل ہی نہیں ہو سکتا تھا جو انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر نگاہ ڈالیں تو عبودیت کا ایک ایسا سمندر نظر آتے ہیں جس کا تعلق ہمیں اس خدا سے نظر آتا ہے جو ان کے قریب بھی رہا اور جو مُجیب بھی تھا۔ یعنی وہ سوال کرتے تھے اور یہ جواب دیتا تھا۔ وہ مانگتے تھے اور یہ عطا کرتا تھا۔ مُجیب کے معنی میں یہ دونوں باتیں آجاتی ہیں یعنی اس سوال کا جواب الفاظ میں بھی دینا اور سوالی میں جو بھیک مانگی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ فلاں نعمت مجھے عطا کر۔ اس مطلوبہ نعمت کا عطا کرنا جو وہ مانگتے تھے وہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی محبّت ہی تھی۔ اور جو خدا تعالےٰ انہیں دیتا تھا وہ بھی اس کی رضا اور محبّت ہی تھی۔ اور اپنی ساری مخلوق کو اس نے کہا کہ یہ میرے خاص اور محبوب بندے ہیں تم ان کے کام میں لگ جاؤ۔ اور یہ چیز سچے مذہب اور اس کے پیروؤں کی ایک سچی نشانی ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسلام کی غرض اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ انسان کا تعلق اس رب سے ہو جائے جو محض قریب ہے مُجیب نہیں تو اس نے نہ اسلام کی حقیقت کو پہچانا نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو سمجھا اور نہ مقصدِ حیات کا اُسے کچھ علم ہے۔

تمام مذاہب کا یہی مقصد تھا

کہ انسان کا تعلق قریب اور مُجیب خدا سے ہو جائے۔ لیکن نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے یہ مقصد اپنے کمال کو پہنچ گیا یعنی کامل تعلق باللہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ آپؐ سے پہلے انبیاء علیہم السّلام کی پیروی سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ آپؐ کے سچے متبعین سینکڑوں سالوں سے قریب مُجیب رب کے جلوے اپنی زندگیوں میں دیکھتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے وہ اس پر فدا ہیں اور قیامت تک یہی ہوتا چلا جائے گا۔ فطرتِ انسانی یہ چاہتی ہے اور اس کے بغیر اس کی تسلّی نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے ربّ کو اس طرح پہچانے کہ اس کی ذات اور صفات کے دونوں پہلو اس کے سامنے آجائیں یعنی ایک قریب ہونے کا پہلو اور ایک مُجیب ہونے کا پہلو۔ اس فطرتی تقاضا کو اسلام پُورا کر رہا ہے۔ اُمّتِ مسلمہ میں لاکھوں انسان ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے خدا تعالےٰ کے قریب اور مُجیب ہونے کے جلوے اپنی زندگیوں میں دیکھے اور جان و دل سے وہ اس پر فدا ہو گئے۔

اگر فطرتِ انسانی یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا تعلق زندہ خدا سے اس رنگ میں پیدا ہو جائے کہ وہ اپنی زندگی میں خدا تعالےٰ کے قریب اور مُجیب ہونے کے زندہ جلوے دیکھتی رہے اس کے بغیر وہ تسلّی نہیں پا سکتی تو

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ اس کے لئے اسلام نے کونسی اصولی تعلیم دی ہے۔ سو اللہ تعالےٰ نے اس چھوٹی سی آیت میں جو میں نے پڑھی ہے دو چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس خدا کے قریب ہونا چاہتے ہو جو قریب بھی ہے اور مُجیب بھی ہے اور تم اس کا قرب، اس کی رحمت اور اس کی محبت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو دو چیزوں کو اختیار کرو اور وہ دو چیزیں استغفار اور توبہ ہیں۔ استغفار اس لئے کہ انسان ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ اس کو خدا تعالےٰ نے دو قسم کی طاقتیں عطا کی تھیں۔ ایک نیکی کی اور دوسری بدی کی۔ اس کو اختیار دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ تم کمال قرب کو تبھی حاصل کر سکتے ہو کہ تم اپنی مرضی سے اور میری راہ میں قربانیاں دے کر اس راہ کو اختیار کرو جو میری طرف لاتی ہے۔ اور یہ مرضی ظاہر نہیں ہو سکتی جب تک دونوں چیزوں کا اختیار نہ ہو یعنی بدی کا بھی اختیار نہ ہو اور نیکی کا بھی اختیار نہ ہو۔ یعنی انسان چاہے تو بدی کر سکے اور چاہے تو نیکی کر سکے۔ بدی کی طاقت انسان کے اندر ایک فطرتی نقص پیدا کرتی ہے۔ نفسِ امّارہ غالب آجاتا ہے اور کمزوریوں کو بالادستی مل جاتی ہے اور ہوائے نفس کی طرف میلانِ طبع ہو جاتا ہے۔ اس فطرتی کمزوری کو ڈھانپنے کے لئے استغفار ضروری ہے۔

انسان اپنی ذات میں کامل نہیں

لیکن وہ اپنے اس کمال تک پہنچ سکتا ہے جو اس کے لئے مقدّر کیا گیا ہے اور اس کمال تک پہنچنے کے لئے اُسے ایک کامل ذات سے طاقت اور علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ استغفار ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اپنے ربّ کے حضور جھکو اور اس بات کا اقرار کرو کہ اے خدا تُو نے ہمیں اپنے قرب کی رفعتوں تک پہنچانے کے لئے دوسری مخلوق سے ممتاز کیا ہے اس معنی میں کہ تُو نے ہم میں بدی کی طاقت بھی رکھ دی اور نیکی کی طاقت بھی رکھ دی اور کہا کہ اپنی مرضی سے نیکیوں کو اختیار کرو اور اپنی مرضی سے بدی کو چھوڑو اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہیں قرب کے کمال تک پہنچا دوں گا۔ چونکہ تُو نے ہمیں بدی کی طرف میلان بھی دیا ہے اور ہم کمزور انسان ہیں اس لئے ہم اس بدی پر اور اس شیطان پر اس وقت تک غلبہ حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تُو ہماری مدد کو نہ آئے جب تک تیری طاقت کا سہارا ہمیں حاصل نہ ہو پس تُو ہمیں سہارا دے۔ تُو ہماری مدد کو آ تا کہ ہماری بشری کمزوریاں ڈھک جائیں اور ہم سے بدیاں سرزد نہ ہوں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ

تم کثرت سے استغفار کیا کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہاری مدد کو آؤں گا اور تمہاری بشری کمزوریوں کو ڈھانک دوں گا اور تمہاری ترقیات کی راہوں میں جو روکیں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی اور تمہاری فطرت اپنے بدی کے میلان کو بھول جائے گی اور دوسرا میلان جو روحانی رفعتوں کی طرف پرواز کرنے کا میلان ہے اس میں پُوری توجہ سے منہمک ہو جائے گی تا وہ روحانی رفعتوں کی طرف پرواز کرے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو پائے۔ پس اس آیت میں قریب اور مُجیب خدا سے ملانے کی ایک راہ استغفار بتائی گئی ہے۔

دوسری راہ توبہ کی بتائی گئی ہے

جب بشری کمزوریاں دُور ہو جائیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسان اپنی طاقت سے نیکی کر سکتا ہے یا اپنے اعمال کے اچھے نتائج اپنے زور سے نکال سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم عاجزی اور انکساری کے ساتھ میری طرف رجوع کرو اور اپنے پیدا کرنیوالے کی طرف بھاگو۔ جب تم اس کی طرف رجوع کرو گے

اور اسے پالینے کے لئے اس کی طرف بھاگو گے، اعمالِ صالحہ بجا لانے کی کوشش کرو گے دعاؤں میں منہمک رہو گے اور تمہارے سینے خدا تعالےٰ کے ذکر سے معمور رہیں گے تو جس تیزی کے ساتھ تم اس کی طرف بڑھ رہے ہو گے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ وہ رجوع برحمت ہو گا۔

پس استغفار اور اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع یہ دو باتیں اصولی طور پر ایسی ہیں جن کے نتیجہ میں خدائے قریب و مُجیب کے ساتھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تمام بدیوں سے رُکنے کی طاقت استغفار سے ملتی ہے۔ اور طاقت حاصل کرنے کے بعد ہر قسم کی نیکیاں بجا لانے کی کوشش "توبہ" کے اندر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی اور انکساری کے ساتھ رجوع ہو یعنی انسان خود کو کچھ نہ سمجھے اور اس حقیقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہو کہ خدا تعالےٰ سے طاقت حاصل کئے بغیر نہ میں نیک اعمال کر سکتا ہوں اور نہ اس کے فضل کے بغیر کسی ظاہری نیک عمل کا اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ عمل کی توفیق بھی اس کے فضل سے ملتی ہے اور عمل کا اچھا نتیجہ بھی اسی کے فضل سے نکلتا ہے۔ پس فرمایا کہ اگر تم استغفار کا طریق اختیار کرو اور توبہ کی راہ پر گامزن ہو جاؤ تو اس کے نتیجہ میں تم اپنی زندگیوں میں یہ محسوس کرو گے کہ تمہارا رب قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ہے۔ وہ محض قریب ہی نہیں کیونکہ قریب تو وہ ہر شئے سے ہے بلکہ وہ مُجیب بھی ہے۔

دراصل

خدا تعالےٰ کے قرب کے جلوے

یا اس کا علم یا اس کی معرفت یا اس پر جو دلائل ہیں وہ اس لئے ہیں کہ انسان ان کے بعد خدائے مُجیب کی تلاش کرے کیونکہ انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا قرب تو ہر ایک کو حاصل ہے کوئی شئے جو اس کی پیدا کردہ ہے (اور کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کی پیدا کردہ نہ ہو) وہ اس سے دُور نہیں ہو سکتی اس لئے کہ وہ خالق ہے قیوم ہے اور ربّ ہے۔ غرض ایک قسم کا قرب تو ہر شئے کو حاصل ہے۔ وہ ہر مخلوق (چاہے وہ انسان ہو یا غیر انسان) کو حاصل ہے۔ پھر انسانوں کے دو گروہ ہیں ان میں سے ایک گروہ وہ ہے جنہیں قہر اور غضب کا قرب حاصل ہے اور یہ قرب ہمیں پسند نہیں۔ ہم اس پر راضی نہیں۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا قرب تو حاصل ہوا مگر قہر اور اس کے غضب کے کوڑے کے ذریعہ سے تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کس کی طبیعت چاہتی ہے کہ اُسے اس قسم کا قرب حاصل ہو؟ دوسرا گروہ انسانوں کا وہ ہے جنہیں خدا تعالےٰ کی رحمت کا قرب ملتا ہے۔ یہ رحمت کا قرب جب کسی انسان کو اللہ تعالےٰ عطا کرتا ہے تو وہ اس پر نہ صرف قریب ہونے کے رنگ میں اپنی صفات کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ مُجیب ہونے کے جلوے بھی ظاہر کرتا ہے۔

انسان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

انسان کو اس کی ضرورتیں عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے اور متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں عطا کی جاتی ہیں۔ وہ جو کچھ مانگتا ہے اُسے عطا کیا جاتا ہے۔ جبتک انسان کا تعلق قریب اور مُجیب رب کے ساتھ نہ ہو اس وقت تک انسانی فطرت تسلّی نہیں پا سکتی۔ اس وقت تک انسان کو روحانی مسرّتیں حاصل نہیں ہو سکتیں کیونکہ روحانی مسرّتیں انسان کو اسی وقت حاصل ہوتی ہیں جب خدا کے قریب ہونے کے جلوے بھی ہوں اور مُجیب ہونے کے جلوے بھی ہوں۔ جب یہ تعلق قائم ہو جاتا ہے تو انسان خدا تعالےٰ کو ہر غیر سے زیادہ قریب پاتا ہے۔ وہ اسے ہر غیر سے زیادہ طاقتور اور محبت کرنے والا دیکھتا ہے۔ غیر تو انسان کی نظر میں محض ایک لاشئی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے تو وہ کون غیر ہے جو اس سے پرے یا اس کے کناروں پر اسے نظر آ سکے۔ کیونکہ خدا ایک عظیم ہستی ہے اس کا جلال تو انسانی درختِ وجود کی جڑیں جھنجھوڑ کے رکھ دیتا ہے۔ پھر اس کو غیر کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی اور نہ وہ غیر کو کچھ سمجھتا ہے۔ غیر سمجھتا ہے کہ میں بڑا طاقتور ہوں اور اگر چاہوں تو خدا تعالےٰ کی جماعت کو مٹا سکتا ہوں لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے تو اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کا جلال ہوتا ہے۔ وہ کسی ایسی راہ کو اختیار نہیں کر سکتے جو اس سے دُور لے جانیوالی اور اس کے غضب اور قہر کو بھڑکانے والی ہو۔ ان لوگوں کے سامنے

خدا تعالیٰ کے حُسن اور اس کے احسان کے جلوے

ہوتے ہیں اور کسی غیر کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ روحانی جذبات کی تسکین کے لئے اس کا حُسن موجود ہے۔ اور ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرانے کے لئے اس کے احسان کے جلوے ہیں۔ پس نہ غیر کا خوف باقی رہتا ہے اور نہ غیر کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جو شخص خود کو اپنے رب کی گود میں پائے تو کیا اسے کسی اور کی گود کی نرمی اور گرمی کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ یہی وجہ تھی کہ بہتوں نے خدا کے لئے اپنی ماؤں کو قربان کر دیا حالانکہ ان ماؤں کی گود کی نرمی اور گرمی میں انہوں نے اپنا بچپن گزارا تھا کیونکہ اس کے مقابلہ میں انہیں ان کے رب کی محبّت زیادہ نظر آئی۔

ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ وہ تیسری قسم کا قرب حاصل کرے یعنی وہ اس رب کا قرب حاصل کرے جو اسے اپنی پوری عظمت اور جلال اور حُسن و احسان کے ساتھ قریب بھی نظر آئے۔ اور اپنی ساری طاقتوں اور قدرتوں کے ساتھ اُسے مُجیب بھی نظر آئے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو تبھی ہم ہر قسم کی روحانی مسرّتیں حاصل کر سکتے ہیں اور تبھی ہم ان لوگوں میں داخل ہو سکتے ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ایسے لوگ تمہیں دیئے جائیں گے جن کا تعلق محبّت اور تعلقِ قرب مُجیب خدا کے ساتھ ہو گا اور صرف اسی صورت میں وہ بشارتیں ہماری زندگی میں پوری ہوں گی اور ان وعدوں کے ہم وارث بنیں گے جو بشارتیں اور وعدے کہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے تھے اور اس چیز کو پانے کے لئے اصولی طور پر

استغفار اور توبہ کی ضرورت ہے

اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحیح معنی میں استغفار کرنے اور اپنی طرف عاجزی اور انکساری کے ساتھ رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری تمام کمزوریوں کو ڈھانک کر اور نیکیوں کی توفیق عطا کر کے ہمارے وجود کو ایسا بنا دے کہ ہم میں بھی اس کے

حُسن و احسان کے جلوے

نظر آنے لگیں تا ہم عاجز بندے اسی کے حُسن اور احسان کے نتیجہ میں اس کی مخلوق کو اس کی طرف واپس لوٹا لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ (آمین)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شکر نعمت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ

(مسلم کتاب الزھد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے کم وسائل ہے۔ لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا تم پر فضل ہے اسے حقیر مت سمجھو۔

—(۲)—

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ (ترمذی کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو۔ اور وہ احسان کرنے والے کو کہے۔ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے۔ تو اس نے ثنا کا حق ادا کر دیا۔ یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا۔

قطعہ

تُو دُور بھی نزدیک ہے، نزدیک بھی دُور
شہ رگ سے قریب ہے، نگہ سے مستور
اُس وقت تو کرتا ہے مرے دل سے کلام
جب پھول پہ سو جاتا ہے مہتاب کا نُور

سید احمد اعجاز

تاریخ اسلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک خطبہ

ابن عساکر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں۔ اور ہم سب موت کے بعد اسی سے عزت و اکرام کے طالب ہیں۔ یقیناً میری اور تم سب کی موت قریب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں۔ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے آپ کو بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا تاکہ جو زندہ ہیں ان کو انذار کریں اور انکار کرنے والوں پر حجت تمام ہو جائے۔

پس جو اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت پا گیا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔

میں تم کو تاکیدی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو اور خدا کے اس حکم کو جو اس نے بطور شریعت تمہارے لئے مقرر کیا ہے اور تمہیں اس کی طرف راہ نمائی کی ہے مضبوطی سے پکڑ لو۔ کیونکہ اسلام کی ہدایت کا خلاصہ کلمہ توحید کے بعد یہ ہے کہ جس کو اللہ نے تمہارے لئے امیر بنایا ہے اس کی بات سنو اور مانو۔ کیونکہ جو (شخص) اللہ اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کی اطاعت کرے وہ کامیاب ہو گیا اور جو حق اس کے ذمہ تھا وہ اس نے ادا کر دیا۔ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچو۔ کیونکہ جو شخص نفسانی خواہشات اور لالچ اور غصہ سے بچ گیا وہ بامراد ہو گیا تم کبر و غرور سے بچو۔ اس شخص کو غرور کا حق ہی کیا ہے جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اور واپس مٹی میں لوٹ جائے گا اور کیڑے اس کو کھا لیں گے۔ اور جو آج زندہ ہے وہ کل مر جائے گا۔ پس ہر دن اور ہر گھڑی عمل میں لگے رہو۔ مظلوم کی بددعا سے بچو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اور صبر کرو کیونکہ صبر کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اور محتاط رہو کہ احتیاط نفع مند ہے اور عمل کرو کیونکہ عمل مقبول ہے۔ اللہ نے جس عذاب سے ڈرایا ہے اس سے ڈرتے رہو۔ اور جس رحمت کا وعدہ کیا ہے اس کی طرف تیزی سے بڑھو اور سمجھو اور خوب سمجھو۔ اور بچو اور بہت بچو کیونکہ اللہ نے تمہارے سامنے وضاحت سے وہ باتیں بیان کر دی ہیں۔ جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ اور وہ امور بھی بتا دیئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے تم سے پہلے لوگ نجات پا گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں حلال و حرام چیزیں اور پسندیدہ اور ناپسندیدہ اعمال کھول کر بتا دیئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں یا اپنے آپ کو (اس خیر سے) محروم رکھوں۔ سب توفیق اللہ ہی سے ملتی ہے اور سب طاقت و قوت اللہ ہی کو حاصل ہے اور یاد رکھو اگر تم خلوص کے ساتھ اعمال بجا لاؤ تو تم نے اپنے رب کی اطاعت کی ہے اور اپنی خوش قسمتی کا تحفظ کر لیا ہے۔ اور قابل رشک قرار پا گئے ہو اور جو دینی اعمال تم فرائض سے زائد اپنی خوشی سے بجا لاؤ۔ ان کو اپنے آگے نوافل کے طور پر بھیجو تاکہ اپنی گزشتہ فروگزاشتوں کی تلافی کر سکو۔ نیز وہ آئندہ احتیاج اور ضرورت کے وقت تمہارے کام آئیں گے

پھر اے بندگان خدا! اپنے بھائیوں اور دوستوں کے متعلق بھی سوچو جو فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا لیا اور اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گئے۔ اور موت کے بعد حسب اعمال شقاوت یا سعادت کے وارث بن گئے۔

یقیناً اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ اور انسانوں کے درمیان کوئی خاندانی رشتہ داری نہیں۔ کوئی ایسا تعلق نہیں جس کے بدلہ میں اللہ ان کو خیر عطا کرے یا دکھ سے بچائے۔ ہاں یہ چیز اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم کی پیروی سے ملتی ہے۔

وہ سکھ سکھ نہیں جس کے بعد دوزخ ملے۔ اور وہ دُکھ دُکھ نہیں جس کا نتیجہ جنت ہو ـــ مجھے یہی کہنا تھا اور میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور اپنے نبیؐ پر درود بھیجو۔ اللہ کی طرف سے سلام اور رحمت اور برکات آپؐ پر ہوں۔"

(تاریخ الخلفاء للسیوطی)

بزرگانِ اسلام

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ

حضرت بہاء الدین زکریاؒ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے مورخ فرشتہ نے شیخ عین الدین بیجاپوری کی تصنیف تذکرہ اولیائے ہند کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت بہاء الدین زکریاؒ ہبار بن اسعد بن مطلب بن عبد العزیز بن قصی کی اولاد میں سے ہیں بہار نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ مگر ان کے دو بھائی عمر اور عقیل دولت اسلام سے محروم رہے اور جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہوئے۔ مراۃ الاسرار اور سیر العارفین کے بیان کے مطابق حضرت بہاء الدین زکریاؒ کے جد امجد حضرت کمال الدین شاہ قریشی مکہ معظمہ سے خوارزم آئے اور وہاں سے آکر ملتان میں سکونت اختیار فرمائی۔ مگر ابن بطوطہ نے حضرت بہاء الدین زکریاؒ کے پوتے شیخ رکن الدین سے یہ سنا کہ ان کے جد اعلیٰ محمد بن قاسم قریشی اس لشکر میں شامل تھے۔ جو حجاج بن یوسف نے بھیجا تھا۔ سندھ کی فتح کے بعد وہ یہیں بس گئے۔ اور انہیں اللہ نے بہت سی آل اولاد دی ان متضاد بیانات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ حضرت زکریاؒ کے خاندان کے کچھ افراد سندھ سے حجاز واپس چلے گئے اور پھر حضرت بہاء الدین زکریاؒ کے دادا مولانا کمال الدین شاہ قریشی مکہ مکرمہ سے آکر خوارزم میں آباد ہوئے اور وہاں سے آکر ملتان میں سکونت اختیار کر لی ملتان میں ان کے فرزند مولانا وجیہہ الدین محمد پیدا ہوئے۔ مولانا وجیہہ الدین جوان ہوئے تو ان کی شادی مولانا حسام الدین ترمذی کی دختر نیک اختر سے کر دی گئی۔ مولانا حسام الدین خروج تاتار کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ کر ملتان کے قریب کوٹ کروڑ میں آ بسے تھے کوٹ کروڑ میں مولانا وجیہہ الدین کے گھر ۵۷۵ھ (۱۱۳۰ء) میں بعض روایتوں کے مطابق ۵۷۷ھ (۱۱۸۳ء) میں شیخ بہاء الدین زکریا پیدا ہوئے۔

حضرت بہاء الدین زکریاؒ کا خاندان علمی لحاظ سے بہت بلند مرتبہ رکھتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ابتدائی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر کو پہنچے تو والد بزرگوار کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ تاہم انہوں نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور کلام پاک سات قراءتوں میں حفظ کیا۔ اس کے بعد مزید علم کی تلاش میں خراسان کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سات برس سمرقند میں اور آٹھ برس بخارا میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ بخارا کے لوگ انہیں ان کے اوصاف پسندیدہ کی وجہ سے بہاء الدین فرشتہ کہا کرتے تھے۔

عجم میں تحصیل علم کے بعد حضرت بہاء الدین زکریا عرب تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے حج کیا اور اس کے بعد مدینۃ النبیؐ میں اقامت گزین ہوئے۔ مدینہ میں انہوں نے شیخ کمال الدین محمد یمنی کے حلقہ درس میں شمولیت اختیار کی۔ شیخ کمال الدین اپنے وقت کے بہت بڑے محدث تھے اور ۳۰ برس سے حرم نبوی میں درس حدیث دے رہے تھے اس دوران آپ ہر سال حج کو جاتے رہے۔ اس کے بعد آپ پہلے بیت المقدس گئے اور وہاں سے بغداد تشریف لے گئے۔

بغداد میں آپ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کی صحبت سے فیض یاب اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ فوائد الفواد میں حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا یہ ارشاد مرقوم ہے کہ "شیخ بہاء الدین زکریاؒ نے اپنے مرشد کے پاس صرف ۱۷ روز قیام فرمایا تھا کہ ان کو بہت سی روحانی نعمتیں مل گئیں۔ اس سے حضرت شہاب الدین سہروردی کے دوسرے ..... مریدوں کے دل میں رشک پیدا ہوا اور عرض پرداز ہوئے کہ ہم اتنے دنوں کی خدمت گذاری کے بعد بھی اس نعمت سے محروم ہیں مگر ایک ہندوستانی آیا اور تھوڑی سی مدت میں شیخ ہو گیا اور بڑی نعمت پائی۔ مگر شیخ نے ان کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ تم گیلی لکڑیوں کی مانند ہو جن میں آگ مشکل اور دیر سے لگتی ہے۔ بہاء الدین خشک لکڑی کی مانند تھے جس پر آگ جلد اثر کرتی ہے"۔

حضرت بہاء الدین زکریاؒ کو حکم ملا کہ واپس ملتان جا کر لوگوں کی ہدایت اور اصلاح پر متوجہ ہوں۔ ان دنوں حضرت جلال الدین تبریزی بھی بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں نے اپنے مرشد سے حضرت بہاء الدین زکریا کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کر لی۔

حضرت بہاء الدین زکریا کے ورود ہند کے وقت ملک کی حالت بڑی عجیب تھی وسطی ہندوستان میں حضرت معین الدین چشتی علیہ رحمۃ اور ان کے خلفاء نور اسلام پھیلا رہے تھے۔ ملتان کے علاقوں میں مسلمان پہلے سے موجود تھے۔ لیکن صحیح عقائد سے روگرداں ہو گئے تھے۔ لہٰذا ملتان کے علاقہ میں غیر مسلموں کو تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح بھی ضروری تھی۔

حضرت بہاء الدین زکریاؒ نے ملتان میں اقامت اختیار کرنے کے بعد دین کی تبلیغ شروع کی۔ حضرات اپنے مریدوں کو زراعت پر توجہ کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ اس کے نتیجے میں ملتان کے نواح میں زراعت کو بہت فروغ ہوا اور سیاسی افراتفری کے باوجود لوگوں کو مادی آسودگی حاصل ہوئی۔ آپ کی تبلیغ اور عملی پاک نمونہ سے اس علاقہ میں اسلام کو بڑی ترقی ہوئی

حضرت بہاء الدین زکریا کے سن وفات کے بارے میں بھی اختلاف ہے مثلاً راحت القلوب میں ۶۵۶ھ اخبار الاخیار ۶۶۱ھ۔ سفینۃ الاولیاء اور تاریخ فرشتہ میں ۶۶۶ھ اور مراۃ الاسرار میں ۶۶۵ھ لکھا ہے تاہم محققین ان میں سے ۷ صفر ۶۶۶ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۲۶۷ء کو قرین قیاس مانتے ہیں۔

قدیم تذکروں میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سے متعدد کتابیں منسوب کی گئی ہیں اور نیشنل کالج لاہور کے سابق پرنسپل نے دنیا بھر کے کتب خانوں میں انہیں تلاش کیا۔ مگر اوراد کی ایک کتاب کے سوا کچھ دستیاب نہ ہوا اوراد کا یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے۔ اس کتب خانے میں اوراد کے بعض اجزاء کا فارسی ترجمہ بھی موجود ہے جو غالباً ۷۹۱ ہجری ۱۳۸۸ء میں لکھا گیا۔

(کوہستان ۲۴ اپریل ۱۹۶۹ء)

فضل و کمال

حضرت شیخ کے مزاج میں حلم و بردباری اس قدر تھی کہ بڑے بڑے گستاخ بالآخر نادم اور اپنے قصور کے معافی خواہ ہو جاتے تھے غایت تواضع میں اپنی تعظیم و تکریم بھی پسند نہ فرماتے تھے مگر خود دوسروں کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے عبادت و ریاضت سے بہت شغف تھا۔ انہوں نے اپنے مریدوں کے لئے جو وصیتیں اور ان کے نام جو خطوط لکھے تھے ان کو اخبار الاخیار میں نقل کیا گیا ہے۔

فرماتے تھے بندہ پر واجب ہے کہ سچائی اور اخلاص سے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے اور اس کے عبادت و اذکار میں غیر اللہ کی نفی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے احوال کو درست رکھے اور اقوال و افعال میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ ضرورت کے سوا نہ کوئی بات کہے اور نہ کوئی کام انجام دے۔ ہر قول و فعل سے پہلے اللہ تبارک و تعالےٰ سے التجا کرے اور اس سے نیک عمل کی توفیق چاہے۔

تم اللہ تبارک و تعالےٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ ذکر ہی سے طالب محب بنتا ہے محبت ایسی آگ ہے جو تمام میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے۔

مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے روزگار کی حفاظت کرتا رہے۔ ماسوا اللہ کو دل سے دور کر دے دنیا کے لوگوں کی صحبت کو اپنے اوپر حرام کرے اور حق تعالےٰ کی یاد میں مشغول رہے اگر اس کو اللہ تعالےٰ کے ذکر سے موانست نہ ہوگی۔ تو خدائے تعالےٰ کی محبت کی بو بھی وہ نہ سونگھ سکے گا۔"

"امروز" ۲۴/۴/۶۹

نماز تہجد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"دس دن کوئی شخص تہجد پڑھے خواہ کیسی ہی مشکل ہو اللہ تعالےٰ حل کر دے گا۔"

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"تم دعائیں کرو تہجد پڑھو ذکر الٰہی کرو یہی ذرائع ہیں جن سے کامیابی ہو سکتی ہے"۔

خدام الاحمدیہ کو نماز تہجد پڑھنے کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں کہ سو فیصدی نوجوان نماز تہجد کے عادی ہوں یہ ان کا اصل کام ہوگا۔ جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوان کے اندر پیدا ہو گئی ہے"۔

تربیت اولاد کے متعلق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ارشادات

(۱) "میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے منے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو، مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کے بجائے نتیجہ خیز، مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے بدخلقی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب اسلام کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزین ہو۔ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو" (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء)

(۲) "اصل ذمہ داری عورتوں پر بچوں کی تعلیم و تربیت کی ہے۔ اور یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کچھ کم نہیں۔ اگر بچوں کی تربیت اچھی نہ ہو تو قوم ضرور ایک نہ ایک دن تباہ ہو جاتی ہے۔ پس کسی قوم کی تباہی اور بربادی کا دارومدار اس قوم کی عورتوں پر ہی ہے۔ اگر آج کل کی مائیں اپنی اولاد کی تربیت اسی طرح کریں جس طرح صحابیات نے کی تو کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ان کے بچے بھی ویسے ہی قوم کے جاں نثار سپاہی ہوتے جیسے کہ صحابیات کی اولادیں تھیں"۔ (مصباح ۱۵ جنوری ۳۵ء)

(۳) "بچہ کے کان میں اذان کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے، اذان کے علاوہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو بچپن سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھانا کھاتے وقت آپ نے کہا: یا غلام سمّ اللہ وکل مما یلیک کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت امام حسنؓ کی عمر اس وقت ۲½ برس کے قریب ہوگی۔ ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا مونہہ بھر لیتا ہے بلکہ اردگرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں کچھ پرواہ نہیں کرتے یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔

(مصباح ۱۵ ؍ ۵ ؍ ۳۵ء)

(۴) "سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچہ کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تا وہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے۔ بہت سے ماں باپ ہیں جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو۔ لیکن وہ نمونہ ایسا ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے مثلاً عام طور پر ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں۔ ... ... پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں۔ مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے" (الفضل)

(۵) "بچوں کے اخلاق و عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہے۔ بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے ... ... میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنی زبان کا قصور سمجھوں گا، ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند انسان خواہ وہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا۔ کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا موقع نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس میں اس کو لذت اور سرور حاصل ہو۔ میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں۔ جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ ...

... ... بڑا آدمی اگر خود نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خون اور قاتل ہیں"

(الفضل ۱۸ جون ۱۹۶۵ء)

(۶) "دنیا میں تمام تباہیاں اور بربادیاں اسی وجہ سے ہوئی ہیں کہ لوگوں نے یہ خیال کر لیا کہ جب ہم اچھے ہیں تو لازماً ہماری اولاد بھی اچھی رہے گی۔ حالانکہ نہ تو قومی نیکیاں خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل ہوتی ہیں۔ اور نہ آئندہ نسلوں کی درستی اس کے فضل کے بغیر ہوتی ہے۔ اور اگر کسی وقت ہماری جماعت نے بھی اس نکتہ کو فراموش کر دیا تو اسے بھی انہی روحانی خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو پہلی قوموں کو پیش آئے"۔

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۶۸ء)

والدین کی عزت و احترام

"مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا مونہہ نہ دیکھے گا" (حضرت مسیح موعود)

دنیا کے تمام مذاہب میں والدین کی فرمانبرداری خدمت گزاری اور اطاعت شعاری کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل اور سورہ لقمان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو! والدین سے نیک سلوک کرو۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں اُن کا پہلو نہ چھوڑو ان سے شیریں کلامی سے پیش آؤ۔ جو حکم شریعت کے مطابق دیں ان پر عمل کرو۔ ان کے سامنے گستاخی کے الفاظ نہ بولو۔ انجیل میں بھی لکھا ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو تاکہ تمہاری عمر دراز ہو۔

حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "بدقسمت ہے وہ انسان جس نے اپنی زندگی میں ماں اور باپ کو پایا اور ان کی خدمت سے محروم رہا"۔ پھر ارشاد فرمایا: "بدقسمت ہے وہ انسان جس نے دونوں میں سے ایک کو پایا اور ان کی خدمت سے محروم رہا" حضورؐ نے فرمایا "ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے"۔

ماں باپ اپنے بچوں کے آرام و آسائش کی خاطر خود بے آرام رہتے ہیں اور بیماری کے ایام میں رات دن جاگتے ہیں اور اپنے بیمار بچوں کی صحت تندرستی اور درازی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں اور ان کی نشوونما میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ والدین کی نافرمانی ایک بہت بڑا گناہ ہے ایسے جو لوگ اپنے والدین کی عزت نہیں کرتے وہ ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ اور جو سعادت مند بیٹے والدین کا دل سے ادب و احترام کرتے ہیں وہ ہمیشہ نیک نام ہوتے ہیں۔ لہٰذا ماں باپ کا ہر حکم جس کا تعلق احکام شریعت سے ہو۔ بسر و چشم قبول کرنا چاہیئے جو کام کرنے کا حکم دیں اس میں کبھی حیل و حجت نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی رائے پر اپنی رائے کو ترجیح نہیں دینا چاہیئے۔ ان کے مشوروں کو رد نہیں کرنا چاہیئے والدین کی نصائح پر عمل کرنے میں ہماری صلاح و بہبود کا راز مضمر ہوتا ہے کیونکہ وہ ذاتی تجربات اور زندگی کی تند و تیز ہواؤں سے گزر چکے ہوئے ہوتے ہیں اور دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص فضل و کرم سے توفیق عطا فرمائے کہ ہم صحیح معنوں میں اپنے والدین کے فرمانبردار خدمت گزار اطاعت شعار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے والدین کے مرتبہ کو سمجھنے اور ان کی عزت و احترام خدمت گزاری اور فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شہزادہ قمر الدین مشیر از ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا کیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو ان کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ آمین

(۱) محترمہ صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ۱۵-۰۰

(۲) عزیز معین احمد ابن سردار مقبول احمد صاحب ذبیح ربوہ ۱-۰۰

(۳) عزیز معین احمد ابن " " " " ۱-۰۰

(۴) عزیزہ نسیم اختر بنت حبیب اللہ خانصاحب کارکن جلسہ سالانہ ربوہ ۱-۰۰

(۵) عزیز حبیب اللہ ابن " " " " " ۱-۰۰

دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کے مطابق اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم احمد بخش صاحب سکنہ پکا نسوانہ ڈاک خانہ کانڈیوال براستہ سرگودھا ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ محلہ دارالیمن ربوہ میں ایک قطعہ سکنی اراضی ایک کنال خریدنے کے لئے میرے علاوہ مندرجہ ذیل دو اشخاص ملک تاج حسین صاحب ولد پٹھانہ صاحب مرحوم اور ملک شہزادہ صاحب ولد پٹھانہ صاحب نے مشترکہ طور پر مبلغ ۷۵۰/- روپیہ جمع کروائے تھے۔ وہ قطعہ اراضی منسوخ ہو چکا ہے۔ اس وقت رقم کا سوال باقی ہے۔ یہ ساری رقم ملک تاج حسین صاحب کے نام چڑھی ہوئی تھی۔ جو کہ اب وفات پا چکے ہیں اور ان کے ورثاء نے اپنے حصہ کی رقم مجھ سے وصول کر کے اپنے حق کی تحریر میرے حق میں دے دی ہے۔

اب اس رقم میں صرف دو حصہ دار رہ گئے ہیں۔ اس رقم میں ⅔ حصہ میرا ہے اور ⅓ حصہ ملک شہزادہ صاحب کا ہے۔ لہٰذا درخواست ہے کہ مبلغ ۷۵۰/- روپے میں سے مبلغ ۵۰۰/- روپے مجھے ادا کئے جائیں اور بقیہ ۲۵۰/- روپے ملک شہزادہ صاحب کے ورثاء کو ادا کئے جائیں۔

اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

الیکٹرونکس میں اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف

شرائط۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ فزکس۔ الیکٹرونکس والے کو ترجیح یا بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ مع الیکٹرونکس۔ فرسٹ ڈویژن والوں کو ترجیح۔

عمر۔ زیادہ سے زیادہ ۳۰ سال

فارم درخواست و مزید معلومات فلپس الیکٹریکل کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ پرسنل و سوشل امور ڈویژن۔

امرکز بندر روڈ P.O 71 01 کراچی

سبام بلڈنگس جناح ایونیو P.O BOX 62 ڈھاکہ

ڈیکھ نگر بلڈنگس 46 دی مال P.O-BOX لاہور سے حاصل کریں۔

آخری تاریخ وصولی درخواست ۲۵/۹/۶۹ (پ۔ ٹ ۲۷/۴/۶۹)

سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت جو امیدوار بطور سٹینو ٹائپسٹ کام کرنا چاہتے ہوں وہ نظارت تعلیم سے ۵/۹/۶۹ تک رابطہ قائم کریں۔ (ناظر تعلیم)

نور آملہ ہیر ٹانک

خالص آملہ اور نباتاتی مرکب دماغ کو تقویت اور فرحت بخشتا ہے خشکی اور سکری کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور ملائم کرتا ہے۔ بالوں کی سیاہی اور چمک قائم رکھتا ہے قیمت ۲۵/- پلاسٹک ٹوٹی ۶/-

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم

چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کیلئے

سوفیسد کریم

قیمت ۳/- روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ

المنار دواخانہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور عزیزم عبدالرشید ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا رہنے سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ بخار اتر گیا ہے۔ الحمد للہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ملک سعید احمد بارک مرچنٹ ایبس ضلع حیدرآباد)

۲۔ میرے بھائی جان سید ریاض حسین صاحب بخاری ابن سید محمد شفیع صاحب بخاری مرحوم بغرض علاج ایک ماہ سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ اپریشن ہوا ہے جو بفضل تعالیٰ کامیاب ہو گیا ہے۔ جملہ احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے (سیدہ رفعت جہاں چوہدری گورنمنٹ کوارٹرز ۶۰ ملتان روڈ لاہور)

۳۔ عرصہ تقریباً تین سال ایک مقدمہ میں مبتلا ہوں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۴۔ میری بیوی ۲۰ یوم سے بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم میری بیوی کو شفا عطا فرمائے۔ (ملک مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ چکوال)

۵۔ میرا لڑکا محمد انعام ۲۷/۴/۶۹ کو پی اے ایف کے داخلہ کے لئے امتحان میں شامل ہوا ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا میرے بچہ کو کامیابی عطا فرمائے اور میرا بچہ احمدیت کا نمونہ بنے (حکیم محمد شفیع سادھوکے ضلع گوجرانوالہ)

۶۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز سابق منیجر الفضل گذشتہ دو ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا اور ہسپتال سے گھر چلے گئے تھے لیکن چند دن ہوئے پھر شدید حملہ ہوا اور انہیں پھر ہسپتال دوبارہ داخل کر دیا گیا ہے صحابہ کرام اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ دیگر احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار منظور احمد خان ربوہ)

۷۔ خاکسار کی طبیعت کئی دن سے علیل ہے۔ پڑھائی کا بہت حرج ہوتا ہے۔ قارئین کرام سے صحت اور پڑھائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم احمد عابد دار الرحمت ربوہ)

۸۔ عزیزم سید مبارک احمد ولد سید شریف احمد صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ عرصہ سے کئی عوارض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بیمار ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں (سید احمد علی مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

۹۔ میرے والد محترم شیخ محمد صدیق صاحب شملوی ڈھاکہ میں بعارضہ بندش پیشاب تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عمر بشیر احمد چینیوٹ)

۱۰۔ میری نواسی عزیزہ امۃ الحی قدسیہ کئی روز سے بعارضہ بخار خسرہ سخت بیمار ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (عبد المومن کاٹھگڑھی ربوہ)

۱۱۔ خاکسار کے چچا عزیز احمد صاحب چند ہفتوں کے لئے تجارتی امور کے سلسلہ میں ملک سے باہر گئے ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمادیں کہ خداوند کریم سفر و حضر میں انکا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت وطن واپس لائے۔ (شہزادہ قمر الدین مبشر دار الصدر غربی ربوہ)

۱۲۔ میری بیوی کے پیٹ کا ۲۸ تاریخ کو اپریشن ہوا ہے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (صفدر علی خان بلوچ سرگودھا)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۰

تریاق اٹھرا - اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم سیکرٹری صاحب فاؤنڈیشن جماعت احمدیہ کراچی نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۱ - مکرم رشید احمد بٹ صاحب	لیاقت آباد	۱۰۰ - -	روپے
۲ - محمد انوار اللہ صاحب انصاری	"	۱۵۰ - -	"
۳ - وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالرحیم صاحب	لیاقت آباد	۵۶ - ۵۰	"
۴ - رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالحمید صاحب	سعود آباد	۳۰ - -	"
۵ - احمد یار خان صاحب	"	۵۰ - -	"
۶ - ملک بشیر احمد ریحان صاحب	عزیز آباد	۵۰۰ - -	"
۷ - مرزا عبدالرحمٰن صاحب	"	۲۰۰ - -	"
۸ - چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۳۰۰ - -	"
۹ - چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں	دستگیر سوسائٹی	۲۰۰ - -	"
۱۰ - ملک مبارک احمد صاحب	ناظم آباد شمالی	۲۰۰۰ - -	"
۱۱ - شیخ خلیل الرحمان صاحب	اورنگ سوسائٹی	۳۰۰ - -	"
۱۲ - سعید محمد غوث صاحب مرحوم والد سلیمہ بیگم محمد علی سوسائٹی		۳۰۰ - -	"
۱۳ - لطیف احمد طاہر صاحب مرحوم داماد	"		
۱۴ - چوہدری عبدالماجد صاحب	"	۱۰۰۰ - -	"
۱۵ - حکیم احمد رضا صاحب	"	۱۰۰ - -	"
۱۶ - ڈاکٹر عبدالرحمان کاپٹی صاحب	جیکب لائن	۱۵۰۰ - -	"
۱۷ - غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ " "	"	۵۰۰ - -	"
۱۸ - ذکیہ عرفانی صاحبہ	صدر	۵ - -	
۱۹ - چوہدری عزیز احمد صاحب	اورنگ سوسائٹی	۱۵۰۰ - -	"
۲۰ - ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ	"	۳۰۰ - -	"
۲۱ - بشریٰ عزیز صاحبہ دختر	" "	۱۰۰ - -	"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وقف جدید کے چندے کی طرف زمیندار اصحاب توجہ فرمادیں

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گندم کی فصل کی کٹائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ زمیندار اصحاب وقف جدید کا بقایا۔ اور موجودہ سال کا چندہ بشاشت کے ساتھ مرکز خزانہ میں ارسال فرمادیں۔ جیسا کہ دیہاتی جماعتیں صرف فصل ربیع کے انتظار میں ہوتی ہیں اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں ان کی محنت کا کئی گنا معاوضہ دیتا ہے۔ محبت اور انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں بھی قربانی کرتے وقت پوری بشاشت سے کام لیا جاوے۔

یاد رہے۔ کہ وقف جدید کے چندے کی شرح فی کس سالانہ صرف چھ روپے ہے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر مجھے اسکے لئے اپنے کپڑے بھی بیچنے پڑیں۔ تو مجھے کوئی دریغ نہیں ہوگا۔ اس سے واضح ہے۔ کہ وقف جدید کس قدر عظیم الشان مقاصد کی حامل ہے۔ ضرورت ہے کہ عہدیداران اصحاب خاص طور پر سیکرٹریان وقف جدید اس طرف خاص توجہ فرمادیں۔

(وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بواسیر کیلئے تیر بہدف دوا "پائلز کیور"

لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ وزیرآباد۔ لائلپور۔ جھنگ سرگودھا۔ خوشاب۔ میانوالی اور ملتان کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے حاصل کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔ مکمل کورس ۱۰/- روپے

قبض کیلئے ایک خوراک بالکل مفت دی جاتی ہے

کیور ہومیو ڈسپنسری رجسٹرڈ۔ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

تاج الصحت

۱۳۰ صفحوں کی بے مثل اور بے نظیر کتاب

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے

انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

اسلام کی روز افزوں ترقی کا

آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۲ روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

سو بیماری ایک دوا۔ ہاضمون

طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اُمّ الامراض (تمام بیماریوں کی ماں) قبض معدہ کی خرابی ہے۔ جس سے اکثر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ہاضمون کے متواتر استعمال سے انشاء اللہ پیٹ کی کوئی تکلیف نہ رہے گی۔

قیمت فی شیشی نصف پاؤ ڈیڑھ روپیہ ۱-۵۰

تیار کردہ: نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ۔ سٹ بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولیے جاء نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیلرز ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۲۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۱۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۲۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۴-۴۵	۹-۱۵														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۹-۳۰	۲-۳۰														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپکی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

(محمد علی ظفر منیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ناصر دواخانہ کی مفید و مجرّب دوائیں

بفضلہ تعالےٰ ہمارے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مفید اور بابرکت نسخہ جات پورے اجزاء اور صحیح اوزان سے تیار ہوتے ہیں اپنی طبّی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقع عنایت فرمائیں

حبوب مفید اٹھرا ــــ مرض اٹھرا کا مشہور کامیاب علاج۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے فی شیشی پانچ روپے،

اکسیر پائیوریا ــــ مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ (پائیوریا) کے لئے اکسیر ہے قیمت دو روپے پچیس پیسے

پیام نور ــــ بڑھی ہوئی تلی، خرابی جگر، پرانا ملیریا بخار اور دائمی قبض کا علاج۔ قیمت پانچ روپیہ فی بوتل

قرص نور ــــ محافظ جوانی، اور جملہ شکایات کے لئے کامیاب علاج۔ مکمل کورس پانچ روپے

تریاق معدہ ــــ معدہ اور پیٹ کی بیماریوں کے لئے مشہور دوا قیمت بڑی شیشی ایک پاؤ چار روپے چھوٹی شیشی ایک روپیہ

شادابی ــــ خون صاف کرتی، خون صالح پیدا کرتی اور دل کی تقویت کے لئے۔ قیمت تین روپے

ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ ★ گول کچہری کا بازار۔ لائلپور پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸

فون نمبر ۳۴

گھر بیٹھے

بذریعہ ڈاک اسباق القرآن منگوا کر

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھئے

تفصیلات کے لئے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیے

مکتبہ فیض عام ربوہ

ضرورت ہے

ایک معزز گھرانہ کے لئے دو خادماؤں کی ضرورت ہے جو گھریلو کاموں میں خوب مہارت رکھتی ہوں۔ اور تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا بھی جانتی ہوں۔ تنخواہ خوراک کے علاوہ معقول دی جائے گی۔

درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائی جائیں۔

چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت ربوہ۔

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں،

(مینجر)

ملک کے گوشے گوشے میں

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے چوزے جا رہے ہیں

یاد رکھیں کہ ایک روزہ چوزے ۷۲ گھنٹے مسلسل بغیر کھائے پئے سفر کر سکتے ہیں۔ خواہ آپ پشاور ہیں یا کراچی آپ ان کو بآسانی لے جا سکتے ہیں یہ چوزے سال میں ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد انڈے دیتے ہیں۔ آج ہی چوزے یا پٹھیاں ریزرو کروا لیں۔

۱۔ ریٹ ایک روزہ چوزے	۱۵۰ ــ ۰۰	روپے سینکڑہ
۲۔ ایک ہزار سے زائد آرڈر پر	۱۲۵ ــ ۰۰	روپے سینکڑہ
۳۔ تین ہفتہ کی پٹھیاں (۹۰٪)	۴۵۰ ــ ۰۰	روپے سینکڑہ
۴۔ ڈیڑھ سالہ مرغی	۱۲ ــ ۰۰	روپے فی مرغی
۵۔ بٹھانے والے انڈے	۶ ــ ۰۰	روپے درجن

مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

تبلیغی و علمی مجلّہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(مینجر)

فوری ضرورت

ہمیں ایک ٹورنگ ایجنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ میٹرک یا انٹرمیڈیٹ محنتی نوجوان کے لئے معقول تنخواہ، سفر خرچ، کمیشن اور تیز رفتار ترقی کے حصول کا بہترین موقع ہے۔ اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست لے کر خود ملیں۔

محمد اکرم محمود۔ سیلز مینجر۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ۔

فروخت مکان

واقع محلہ دارالنصر شرقی نزد مسجد دارالنصر رقبہ ایک کنال دو مرلہ، کونہ کا مکان۔

دو سڑکیں ۳۰ فٹ

دو کمرے ۱۰×۱۰ فٹ۔ برآمدہ ۲۰×۱۰ فٹ

باورچی خانہ ۸×۸ فٹ۔ پانی میٹھا، نلکا، بجلی، تمام پختہ بنا ہوا۔ مع چار دیواری، نزد واقع مکان ملک ولایت خان سرگودھا روڈ سے ڈیڑھ فرلانگ۔

ق۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ۔

نیشنل بینک آف پاکستان

اور اس کا ذیلی ادارہ

بینک آف بہاولپور لمیٹڈ

ملک بھر میں سب سے زیادہ شاخوں کے ذریعے بنکاری کی سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔

نیشنل بینک آف پاکستان

قومی ترقی میں معاون

(ذیلی ادارہ:- بینک آف بہاولپور لمیٹڈ)

امین برائے:- نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ

DFP-NBP12-68

ہمیشہ اپنی

قابل اعتماد بسوں

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینجر)

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری سوکھا پن بدہضمی قے، دست دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے مجرب و زود اثر ہے بچوں کی نشوونما کے لئے ہمیشہ بے بی ٹانک استعمال کریں۔

پیکنگ ۱/۲۵، ۳/- درجن یا زیادہ پر ۲۰٪ کمیشن

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

"امانت تحریک جدید"

میں

روپیہ جمع کرانا

فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی (المطلع الموعود)

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

ہمارا رومنسوال (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۲ شہادت تا ۲۸ شہادت ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۵ شہادت کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ البیّنۃ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے گیارہ عملی تقاضوں میں سے آٹھویں اور نویں تقاضا پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پہلے سات تقاضوں پر حضور گزشتہ دو خطبات میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ الدّین کے ایک معنے تدبیر کے ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عبادت گزار انسان جائز تدبیر سے اس رنگ میں کام لے کہ وہ تدبیر مخلصین لہ الدّین کی مصداق قرار پاکر عبادت کا حصّہ بن جائے۔ اسیطرح الدین کے ایک معنے محاسبہ کے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان خلوص نیت سے اپنا محاسبہ نہ کرتا رہے۔ مخلصین لہ الدین کے باقی دو تقاضوں پر حضور انشاء اللہ العزیز آئندہ خطبہ میں روشنی ڈالیں گے۔

۳۔ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ، بیگم جناب محمود نظامی صاحب سابق ڈائرکٹر ریڈیو پاکستان اور ان کے دو بچے عزیز شکیب ہارون اور عزیزہ قرۃ العین سلمہا ۲۶ اپریل کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل سے استقامت عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اپنے خاوند حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرنے والے جملہ بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا فرمایا ہے چنانچہ آپ اپنے ایک تازہ مکتوب میں رقم فرماتی ہیں:۔

"میرے خاوند حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور والد عزیزم پروفیسر عبدالسلام صاحب آف لندن) کی وفات پر بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے بذریعہ تار و خطوط مجھ سے اور عزیزم ڈاکٹر صاحب اور دوسرے بچوں اور میرے بھائی بہنوں سے اظہار تعزیت کیا ہے۔

میں بذریعہ اخبار الفضل میں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور درخواست کرتی ہوں کہ تمام بھائی بہنیں میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے خصوصاً ڈاکٹر عبدالسلام کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔"

۵۔ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات بتاریخ ۴ مئی ۱۹۶۹ء بروز اتوار ۹ بجے صبح لجنہ ہال میں منعقد ہوگا۔

ریہرسل ۳ مئی کو ۵½ بجے شام ہوگی جن طالبات نے ۱۹۶۸ء میں جامعہ نصرت سے بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ انہیں سندات عطا کی جائیں گی۔ ان طالبات کا ریہرسل میں شریک ہونا ضروری ہے۔

جن طالبات کو گاؤن اور ہڈ درکار ہوں، انہیں چاہیئے کہ وہ دفتر جامعہ نصرت میں جلد از جلد اطلاع دیں تاکہ انتظام کیا جا سکے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

۶۔ انصار اللہ کے مالی سال میں سے ساڑھے تین ماہ گزر گئے ہیں مگر ابھی تک بعض مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے نہ تو اس سال کا بجٹ بھجوایا ہے اور نہ ہی گزشتہ تین ماہ کا چندہ۔ ایسی تمام مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنے باشرح مشخص بجٹ اور گزشتہ تین ماہ کا چندہ جلد تر مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(نائب مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

موصی صاحبان اور فریضہ تعلیم قرآن مجید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر موصی کو قرآن کریم آتا ہو، وہ ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ وہ ترجمہ جانتا ہو، وہ تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتا ہو۔ نیز حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰ شہادت (اپریل) میں قرآن کریم جاننے والے ہر موصی پر ایک نئی ذمہ داری یہ ڈالی ہے کہ

"وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں"

جملہ موصی صاحبان اس ذمہ داری کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ حضور نے اس سلسلہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے"

(نائب ناظر اصلاح وارشاد، ربوہ)

وقف جدید میں شرکت ہر بالغ اور بچے کے لئے ضروری ہے

وقف جدید کے تعلیمی اور تربیتی جہاد کے متعلق ابھی احباب جماعت میں پوری طرح بیداری پیدا نہیں ہوئی اس سلسلے میں اگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشادات کو ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضورؓ اس تحریک کی اہمیت کے متعلق اس قدر یقین تھے کہ حضورؓ نے فرمایا کہ اگر اس کو قائم کرنے کے لئے اور اسے حقیقی ترقی دینے کے لئے مجھے اپنے کپڑے بھی بیچنے پڑیں تو اس سے دریغ نہیں ہوگا وقف جدید کی اہمیت صرف اسی ایک ارشاد سے واضح ہو جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہر بچے اور بالغ کے لئے اس کی شرح کم از کم ۶/ روپے سالانہ مقرر فرمائی ہے جو درحقیقت مفت کا سودا ہے اگر احباب وقف جدید کی افادیت پر غور فرمادیں تو یہ قربانی، قربانی نہیں کہلا سکتی۔ پس اے جماعت کے عزیزو! آگے بڑھو اور کسی مدد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے امام کے اس ارشاد کو پورا کرو۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

ایک عظیم الشان خوش خبری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ہجرت ۱۳۳۳ ہش (۵/۵۳ ۱۶) میں فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کو غیر ممالک میں خدا تعالےٰ کے گھر بنانے کی توفیق مل رہی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ ہمارے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متذکرہ بالا ارشاد کی تعمیل میں خاص اہتمام کے ساتھ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے اپنے عزیز اموال کو پیش کر کے اللہ تعالےٰ سے خاص انعامات حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۹ شہادت۔ گزشتہ رات یہاں دس بجے کے بعد گرج چمک کے ساتھ تیز بارش ہوئی اور اس کے بعد وقفہ وقفہ سے رات بھر بارش ہوتی رہی۔ آج صبح مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴